اقبال - ایک صوفی شاعر | از جناب ڈاکٹر سہیل بخاری - ناشر: مکتبۂ اسلوب، پوسٹ بکس نمبر ۲۱۱۹، کراچی نمبر ۱۸- صفحات: ۳۸۰/ روپے، مجلد مع گرد پوش، قیمت ۴۵/ روپے

اقبال کیا تھا اور اس نے کیا سوچا اور کیا کہا؟ اس سوال کے جواب میں ڈاکٹر محمد یوسف صاحب سے لے کر پروفیسر جگن ناتھ آزاد تک سیکڑوں افراد نے کتابوں اور مقالوں کے انبار لکھ دیئے۔ مگر سوال ہر وضاحت کے بعد اور اُلجھ گیا۔

اصل میں اقبال کی ذہنی ساخت اور فنی تشخص کے بنانے میں اگرچہ فلسفے، تصوف، تاریخ اور دینِ برحق کے سبھی عناصر شامل ہیں، مگر ایسا نہیں ہے کہ اس کا کوئی پائیدار مقام نہ ہو، بلکہ اس کی فکر ایسی غیر شیرازہ بند ہو کہ مختلف اصحاب اسے متذکرہ مؤثرات میں سے ہر جانب الگ الگ کھینچیں۔ یہاں تک کہ سیکولرازم کا علمبردار بھی اقبال اور اشتراکیت کا داعی بھی اقبال ٹھہرے۔ دیکھنے کی چیز یہ ہے کہ اس کی مرکزی فکر اور منتہائے مقصود، اس کا جہانِ مطلوب، اس کا تصوراتی انسان، اور اس کا منتخب کردہ جادۂ انقلاب کیا ہے۔ اصطلاحات، شخصیتیں، واقعات، تعلقات، خط و کتابت، شاعری کے صریح مباحث، نثر کے مطالب مجموعی طور پر کس محور کے گرد گھومتے ہیں۔

ہمارا خیال یہ ہے کہ ایک دور میں مطیطۂ اسلامی یا مسلم قومیت کے جذبے کے ساتھ اس کے ہاں پُراسرار قسم کا وحدت وجودی تصوف ملتا ہے، مگر بالآخر اس کا اصل پیغام قرآن کے عملی ظہور اور حکومتِ الٰہی اور مردِ مومن کے پیرائے میں ہمارے سامنے آتا ہے، اور پھر وہ تصوف کا صرف وہ رنگ اختیار کرتا ہے، جو اخلاص، بے ریائی، عدم تضادِ قول و فعل اور عبادت کے ساتھ خدمت کا متقاضی ہے۔

مگر ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر سہیل بخاری صاحب کے فرمودات زیادہ اہم ہوں، کم سے کم انھوں نے تصوف اور اس کے احوال و مقامات اور اصطلاحات کو خوب واضح کیا ہے، لیکن ان کی توجہ فارسی کلام پر مرتکز رہی ہے۔ حالانکہ اُردو کلام اور نثر تحریریں اور خطوط بہت اہم ہیں۔ خود فارسی میں بھی دوسرا رُخ اور دوسرا طریقِ توضیح سامنے آنا چاہیے۔ اسرار و رموز میں جستہ جستہ اشعار کو چھانٹ لینا اور بات ہے اور مختلف مباحث کو عنوان وار پورا درج کرنا اور بات! افسوس ہے کہ مندرجات پر بحث کرنا ممکن نہیں۔